۱۔ علاقائی سیر

راحیل کی جماعت کے طلبہ اور اسکول کے اساتذہ ضلع عثمان آباد کے نل درگ سے ضلع رائے گڑھ کے علی باغ کی علاقائی سیر کے لیے نکلے ہیں۔ اس سفر کے لیے اسکول نے ایس ٹی بس کی خدمت باہمی معاہدے کے تحت حاصل کی ہے۔ اس علاقائی سیر کی منصوبہ بندی اساتذہ کی ہدایت کے مطابق راحیل اور اُس کے دوستوں نے کی ہے۔ طلبہ نل درگ سے علی باغ کے سفر کے دوران زمین کی ساخت، مٹی، نباتات اور بستیوں میں نظر آنے والی تبدیلیوں کا کس طرح علم حاصل کرتے ہیں، اس کی معلومات حاصل کریں۔

جماعت کے طلبہ اور اساتذہ کے درمیان ہونے والی گفتگو ذیل میں دی ہوئی ہے، اسے پڑھیے۔

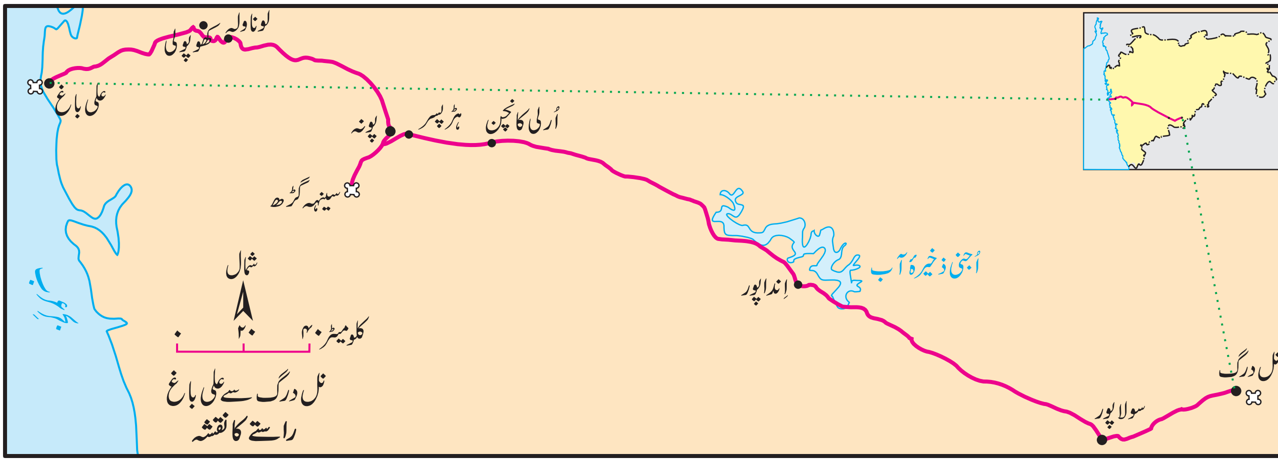

شکل ۱ء۱: علاقائی سیر کا راستہ

علاقائی سیر کے لیے طلبہ نے ذاتی اشیا اور شناختی کاغذات کے ہمراہ ذیل کی اشیا ساتھ میں لی ہیں۔

شکل ۲ء۱: علاقائی سیر کے لیے درکار اشیا

بحث کیجیے۔

- اگر آپ اس علاقائی سیر میں شریک ہو رہے ہیں تو کس طرح تیاری کریں گے؟
- فرض کیجیے آپ کو اساتذہ نے علاقائی سیر کی منصوبہ بندی کرنے کے لیے کہا ہے تو آپ تفصیلی منصوبہ بندی کس طرح کریں گے؟

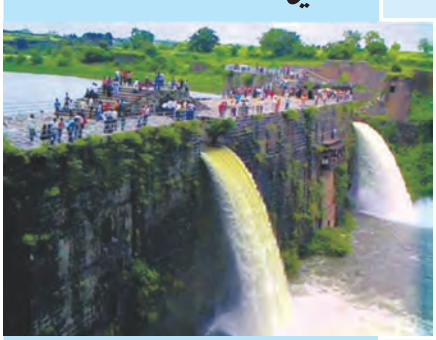

شکل ۳ء۱: نل درگ کا نر-مادی آبشار

پہلا دن: وقت صبح ۶:۰۰ بجے

معلّمہ : اب ہم نل درگ سے سولا پور جا رہے ہیں۔ سولا پور کے قریب ہم صبح کا ناشتہ کریں گے اور پونہ میں سینہہ گڑھ کے قریب کھانا کھائیں گے۔ پورے سفر میں ذیل کے نکات کے مطابق آپ راستے کے دونوں جانب کا مشاہدہ کرکے اسے بیاض میں درج کریں۔

- زمین کی ساخت
- آبی ذخائر
- نباتات
- مٹی
- زراعت
- انسانی بستیاں
- بستیوں کی ساخت

راحیل : ہاں میڈم۔ یہاں کی زمینی ساخت نشیب و فراز والی ہے۔ کہیں زمین ہموار ہے۔ کچھ مقامات پر کھیتیاں بھی نظر آ رہی ہیں۔

شاہدہ : راستے کے کنارے چھوٹی چھوٹی بستیاں ہیں۔ چائے کی دکانیں، ڈھابے، پٹرول پمپ اور دیگر دکانیں نظر آ رہی ہیں۔

معلّمہ : نازیہ، آپ بولیے۔

نازیہ : میڈم، کیا اب ہم ڈھلان والے راستے سے گزر رہے ہیں؟

معلّمہ : ٹھیک ہے۔ اب ہم بالا گھاٹ پہاڑی سلسلے کے جنوب میں ہیں۔ بالا گھاٹ پہاڑی سلسلہ کوہِ سہیادری کی مشرقی جانب پھیلا ہوا ہے۔ آپ کو دیے ہوئے نقشے اور باہری زمینی ساخت کو دیکھتے جائیے۔ زمینی ساخت میں ہونے والی تبدیلیاں آپ کو بآسانی سمجھ میں آئیں گی۔ اب بستیوں کی ساخت اور گھروں کے متعلق بتائیے بھلا۔

خورشید : میڈم، دیہی علاقوں میں سڑکوں کے کنارے واقع بستیاں ایک قطار میں ہیں۔ گھروں کی دیواریں پتھر اور مٹی کی ہیں۔ گھروں کی چھتوں کے لیے لکڑی اور مٹی کا استعمال کیا گیا ہے۔

ریحانہ : یہاں قرب و جوار میں ہر طرف گھاس ہے جو سوکھ گئی ہے۔ کچھ جگہوں پر سوکھے درخت دِکھائی دیتے ہیں۔

معلّمہ : خورشید اور ریحانہ آپ دونوں نے بالکل ٹھیک کہا۔ ایسے مکانات والی بستیوں کو 'خطی بستیاں' کہتے ہیں۔ یہ ہم ساتویں جماعت میں سیکھ چکے ہیں۔ ان گھروں کو 'دھابے کے گھر' کہتے ہیں۔ یہ مخصوص طریقے سے بنائے ہوئے روایتی گھر ہیں۔ یہاں کی نباتات خشک علاقوں کے پت جھڑ والی ہے جس کے پتے مخصوص ایام میں جھڑ جاتے ہیں۔

(کچھ دیر بعد سولا پور شہر آ گیا۔)

معلّمہ : اب ہم سولا پور شہر میں آ گئے ہیں۔ شہری علاقوں میں آبادی کا گنجان پن زیادہ ہوتا ہے، اس لیے یہاں کثیر منزلہ عمارتیں نظر آتی ہیں۔ یہ عمارتیں سیمنٹ، ریت، باریک پتھر اور پانی کا آمیزہ بنا کر اینٹوں کی مدد سے تعمیر کی جاتی ہیں۔ شہروں میں سڑکوں کے کنارے شاپنگ مال، بڑی ہوٹلیں اور مختلف طرح کی جدید سہولیات سے آراستہ دکانیں ہوتی ہیں۔

(طلبہ شہر کے تنوع کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ سولا پور شہر سے باہر نکلنے پر معلّمین نے راحیل کو ناشتے کی پُڑیاں طلبہ میں تقسیم کرنے کو کہا۔ طلبہ نے ناشتہ کیا۔)

معلّمہ : اب ہم سولا پور شہر سے باہر جا رہے ہیں۔ طلبہ آس پاس کی کھیتیاں دیکھیں۔ جو نظر آتا ہے اس کا اندراج کیجیے اور بتائیے۔ (طلبہ نے سڑک کے دونوں جانب کا مشاہدہ کر کے بیاض میں اندراج کرنا شروع کر دیا۔ یہ کام کافی دیر تک چلتا رہا۔)

شاہین : میڈم، مجھے یہاں ہری بھری کھیتیاں نظر آ رہی ہیں۔ نل درگ چھوڑنے کے بعد ہمیں جھاڑی نما فصلیں دِکھائی دے رہی تھیں اور کہیں پر کوئی علاقہ گنّے کی فصلوں کا تھا لیکن اِدھر ہر طرف صرف گنّے ہی گنّے دِکھائی دے رہے ہیں۔

شکل ۱ء۴ : دھابے کے گھر

شکل ۱ء۵ : سڑکیں اور دکانیں

- علاقائی سیر کے دوران ہمیشہ کن باتوں کا خیال رکھیں گے؟

شکل ۱ء۶ : خشک علاقوں کی نباتات

- دھابے کے گھروں کے متعلق مزید معلومات حاصل کیجیے۔

شکل ۱ء۷ : اناج کا کھیت

- اناج کی فصل اور کم بارش کی کا باہمی تعلق بتائیے۔

معلّمہ : ٹھیک کہا آپ نے! نل درگ چھوڑنے کے بعد ہمیں وہاں مونگ، اُرد اور دیگر اناج کی فصلیں نظر آئیں۔ اب یہاں ہر طرف خاص طور پر گنّے کی فصلیں ہی دِکھائی دے رہی ہیں کیونکہ یہاں آب پاشی کی سہولت ہے۔

شاہین : ہاں میڈم، کچھ دیر قبل ہی ہم لوگ ایک نہر پر سے گزرے ہیں اور اب مجھے سامنے ایک بڑا آبی ذخیرہ نظر آ رہا ہے۔ وہ کون سا آبی ذخیرہ ہے؟

(معلّمین نے ڈرائیور کو اِنداپور کے قریب راستے کے کنارے بس روکنے کی ہدایت دی۔ تمام طلبہ بس سے اُترے اور معلّمین کے اطراف کھڑے ہوگئے۔)

معلّمہ : اپنے پاس کا نقشہ دیکھیے۔ اس کے مطابق ہمارے دائیں جانب بھیما ندی پر اُجنی بند کا ذخیرۂ آب نظر آ رہا ہے۔ اِس بند کے پانی کا استعمال خاص طور پر پینے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بجلی کی پیداوار، ماہی گیری، آب پاشی وغیرہ کے لیے بھی اس کا استعمال کرتے ہیں۔

(کچھ طلبہ نے اس گرد و نواح کی تصویریں اُتاریں اور تمام طلبہ دوبارہ بس میں سوار ہوگئے۔ اگلی منزل کے لیے سفر کا دوبارہ آغاز ہوا۔)

پروین : میڈم، یہ علاقہ میدانی معلوم ہوتا ہے۔

معلّمہ : ہاں۔ اب ہم ہموار علاقے سے گزر رہے ہیں۔ یہ دکن کی سطح مرتفع کا حصہ ہے۔ جیسے جیسے ہم مغرب کی سمت جائیں گے ہمیں نباتات اور زمین کی ساخت میں مزید تبدیلیاں نظر آئیں گی۔

(کچھ گھنٹوں کے سفر کے بعد گاڑی نے ہڑپسر سے شاہراہ چھوڑ دی اور وہ سینہہ گڑھ کی سمت بڑھنے لگی۔ سینہہ گڑھ کے دامن میں کئی چھوٹی بڑی ہوٹلیں تھیں۔ وہاں پہنچنے پر سڑک کے کنارے کُھلی جگہ میں انھوں نے دوپہر کا کھانا کھا کر کچھ دیر آرام کیا۔)

نجمہ : جب ہم نل درگ کے پاس تھے وہاں اطراف میں بیریاں اور ببول کے درخت زیادہ نظر آ رہے تھے۔ یہاں تو مختلف درخت نظر آ رہے ہیں۔

معلّمہ : بہت خوب! نل درگ سے گزرتے وقت ہمیں نیم خشک علاقے میں پائی جانے والی خاردار نباتات نظر آ رہی تھیں۔ نباتات کی اقسام میں ہونے والی یہ تبدیلی، اُس علاقے کی بارش کے تناسب میں ہونے والی تبدیلی کا اشارہ یہ ہے۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ اَنجن، برگد، پیپل وغیرہ درخت زیادہ تعداد میں ہیں۔ اس وقت ہم سینہہ گڑھ کے دامن میں ہیں۔ سینہہ گڑھ کی چوٹی پر پہنچنے پر ہم کوہِ سہیادری سے نکلنے والے پہاڑی سلسلے دیکھیں گے۔ اب آپ اپنے ساتھ صرف شناختی کارڈ، بیاض، قلم، دوربین، کیمرہ، ٹوپی، نقشہ اور پانی کی بوتل یہی سامان لیں۔ کپڑوں کے بیگ اور دیگر سامان گاڑی ہی میں رہنے دیں۔

شکل ۸ء۱ : گنّے کے کھیت

شکل ۹ء۱ : اُجنی بند کا ذخیرۂ آب

- 'کثیر المقاصد بند منصوبہ' کے موضوع پر معلومات حاصل کیجیے۔

شکل ۱۰ء۱ : درخت کی قسم

- 'بارش کے تناسب کا فرق نباتات کی بنا پر سمجھ میں آتا ہے۔' کیا یہ بیان مناسب معلوم ہوتا ہے؟ بارش کے تناسب کا فرق اور کس بنا پر مشاہدے میں آتا ہے؟

(سینہہ گڑھ پر جب چڑھنے کی ابتدا کی گئی تب دھوپ تھی۔ پھر آسمان میں بادل چھا گئے۔ تھوڑی دیر میں بارش کی 'بوچھار' بھی شروع ہوگئی۔ راستے میں طلبہ نے اس جگہ ملنے والی اُبلی ہوئی مونگ پھلیاں، چھاچھ، دہی وغیرہ اشیائے خورد ونوش کا لطف اُٹھایا۔ ساتھ ہی قدرتی مناظر، اطراف کی نباتات، پرندے، دور نظر آنے والے پونہ شہر کو دیکھا۔ قلعے کے مختلف حصوں کی تصویریں اُتاریں۔ اس کے بعد معلّمین نے طلبہ کو ایک مخصوص مقام پر اکٹھا ہونے کی ہدایت دی۔)

شکل ۱۱ء۱ : سینہہ گڑھ کا باب الداخلہ

معلّمہ : اب ہم سینہہ گڑھ پر ہیں۔ بتائیے اس قلعے کی معلومات ہم کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

نجمہ : میڈم، ہم نے سینہہ گڑھ کے داخلی دروازے پر ایک بورڈ دیکھا تھا۔ اس بورڈ پر سینہہ گڑھ سے متعلق معلومات دی ہوئی ہے۔ ہم نے اس کی تصویر بھی کھینچی ہے۔

معلّمہ : بہت خوب، نجمہ! اب زمین کی مختلف ساخت کی خصوصیات کا فرق کون بتائے گا؟

قاسم : پہلے ہم نے کم زیادہ ڈھلان والا اور میدانی علاقہ دیکھا لیکن یہ جگہ پہاڑی علاقہ ہے۔ زیادہ بلندی پر ہونے کے سبب ہم بادلوں کو بھی محسوس کر سکتے ہیں۔

شکل ۱۲ء۱ : چٹان جو ڈھے گئی ہے

- بھلا اونچائی سے دیکھنے پر پرندوں کو نیچے کا زمینی حصہ کیسا دِکھائی دیتا ہوگا؟

معلّمہ : بہت خوب قاسم ! ہمیں یہاں سے کھائی (تنگ گھاٹیاں)، پہاڑ، ٹیلے، پہاڑوں کی چوٹیوں کے برج اور آتش فشاں کے لاوے سے بنی چٹانوں کی تہیں جیسی قدرتی خصوصیات دِکھائی دے رہی ہیں۔ آپ لوگوں نے پہچانا؟ یہ کس قسم کی چٹان ہے؟ قلعے پر چڑھتے وقت راستے میں مٹی یا چٹان کے تودوں کے باقیات بھی آپ کو نظر آئے ہوں گے۔ اب قرب و جوار کے علاقے کی کھیتیوں کا خاکہ دیکھیے اور بتائیے۔

راحیل : میڈم ، یہ آتشی قسم کی چٹان ہے جسے بسالٹ کہتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ہم نے چھٹی جماعت میں کیا تھا۔

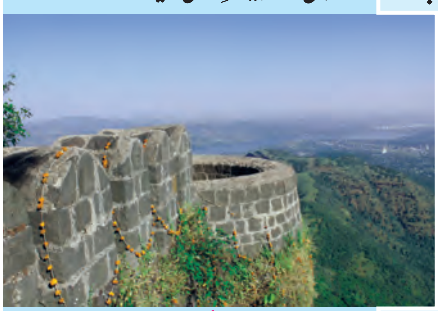

شکل ۱۳ء۱ : سینہہ گڑھ سے نظر آنے والا کھڑک واسلہ بند کا ذخیرۂ آب

- مہاراشٹر کی سطح مرتفع کا علاقہ کس عمل سے بنا ہے؟ یہاں نظر آنے والی چٹان کی اہم قسم کون سی ہے؟

مریم : ہم جس علاقے میں رہتے ہیں وہاں بالخصوص اناج کی فصلیں نظر آئیں۔ سولا پور سے پونہ تک گنّے کی فصل بڑے پیمانے پر دِکھائی دی۔ اِدھر صرف چاول کی کھیتی نظر آ رہی ہے۔

معلّمہ : درست ہے۔ اس کی اصل وجہ یہاں ہونے والی بارش کی زیادہ مقدار ہے۔ فصیل کی طرز والا قلعہ کیا اس سے قبل آپ نے کہیں دیکھا ہے؟ بھلا پہچانیے تو اس طرز اور اس قلعے کی طرز میں کون سا فرق ہے؟

وحیدہ : میڈم، ہم اس کا تقابل نل درگ سے کر سکتے ہیں لیکن نل درگ سینہہ گڑھ کی طرح پہاڑ پر نہیں ہے۔ اسے دیکھنے کے لیے چڑھائی پر چڑھنا نہیں پڑتا۔

معلّمہ : بہت خوب ! اب ہم قلعے کی بلندی پر ہیں۔ یہ قلعہ پہاڑ کی بلندی پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اسے پہاڑی قلعہ کہتے ہیں۔ یہ مقام حفاظتی نقطۂ نظر سے اور اردگرد کے علاقے کی نگہداشت کے لیے مناسب ہے۔ اسی لیے یہ قلعہ تعمیر کیا گیا۔ نل درگ زمینی قلعہ ہے۔ قلعے ہماری ریاست کی وراثت ہیں۔ اِدھر آئیے اور نیچے کی جانب دیکھیے۔

شکل ۱۴ء۱ : چٹانوں کی تہہ

سامنے جو ذخیرۂ آب دِکھائی دے رہا ہے وہ کھڑک واسلا بند کا ذخیرۂ آب ہے۔اس بند کا پانی شہر پونہ اور اردگرد کے علاقوں کو فراہم کیا جاتا ہے۔ اب ہم قلعے کے کلیان دروازے کی جانب چلتے ہیں۔

اِدھر آیئے اور یہ بناوٹ دیکھیے۔اسے 'دیوٹاکے' کہتے ہیں۔ یہاں قدرتی چشموں سے آنے والے پانی کا ذخیرہ کیا جاتا ہے۔اس سے قلعے پر بسنے والوں کو آج بھی سال بھر پانی ملتا ہے۔

تمام طلبہ : (حیرت ظاہر کرتے ہوئے) باپ رے (سبحان اللہ)! اتنی صدیوں سے اتنی بلندی پر پانی کس طرح ملتا ہوگا؟

(بعد میں معلّمین تمام طلبہ کو ایک جھونپڑی کی جانب لے گئے جہاں بیسن اور روٹی ملتی تھی۔ طلبہ نے اس جیسی کئی جھونپڑیاں دیکھیں۔ یہاں سیاحوں کو کھانے پینے کی سہولیات فراہم کی جاتی تھیں۔سینہہ گڑھ پر کچھ وقت گزارنے کے بعد تمام طلبہ نیچے آکر بس میں بیٹھ گئے اور رات کے قیام کے لیے بس پونہ شہر کی جانب روانہ ہوگئی۔شہر پہنچنے پر شام کا ناشتہ کرنے اور چائے پینے کے بعد طلبہ شہر کے بازاروں میں سیر وتفریح کے لیے تیار ہو گئے۔)

معلّمہ : ہم پونہ کے شنیوار واڑہ، بازار کے لیے مشہور تلسی باغ اور مہاتما پھلے منڈئی کے علاقوں میں تھوڑی دیر گھومیں گے۔اس مقام پر تھوک اور خردہ بازار ہیں۔ یہاں آپ خریداری کر سکتے ہیں لیکن آپ اپنے مشاہدات درج کرنا نہ بھولیں۔

(قرب و جوار کا سیر سپاٹا کرنے کے بعد سبھی افراد قیام کے لیے مقررہ جگہ پر رات کا کھانا کھا کر سو گئے۔)

دوسرا دن : صبح ۰۰:۷ بجے

(صبح کا ناشتہ کرنے کے بعد بس علی باغ کی سمت روانہ ہوئی)

معلّمہ : اب ہم ممبئی - پونہ ایکسپریس ہائی وے سے گزر رہے ہیں۔کیا زمین کی ساخت میں کچھ تبدیلی نظر آرہی ہے؟ ہم لوناولا کے قریب راجماچی پوائنٹ پر قیام کریں گے۔

توفیق : ہاں میڈم، حالانکہ ہم ہموار راستے سے گزر رہے ہیں لیکن آس پاس پہاڑی علاقہ دِکھائی دے رہا ہے۔گھروں کی تعداد بھی اب کم ہوتی نظر آرہی ہے۔

(لوناولا سے آگے بڑھنے کے بعد بس راجماچی مقام پر رُک گئی۔معلّمین نے زمین کی ساخت سے متعلق خصوصیات کی حسب ذیل معلومات دی۔)

معلّمہ : یہ مغربی گھاٹ کی ڈھلان ہے۔اس پہاڑی حصے کو ہم 'سہیادری' بھی کہتے ہیں۔اس مقام سے زمینی ڈھلان کے درمیان کا فرق بآسانی دیکھ سکتے ہیں۔مشرق کی سمت یہ ڈھلان سست اور

شکل ۱۵ء۱ : چاول کے کھیت

- مختلف قلعوں کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔ ان کی تعمیر، دفاعی آلات، مقام کے تعین اور کس عہد میں تعمیر کیے گئے، ان امور پر غور کیجیے۔

شکل ۱۶ء۱ : دیوٹاکے (قدرتی ٹنکی)

شکل ۱۷ء۱ : سینہہ گڑھ پر کھانے پینے کی اشیا

مغربی سمت یہ ڈھلان تیز ہے۔ مغربی جانب چٹان کا ڈھلوانی رُخ اور کئی آبشار دِکھائی دے رہے ہیں۔ اس کے متعلق ہم نویں جماعت میں پڑھ چکے ہیں۔ اس حصے میں مغربی سمت بہنے والی اُلہاس ندی کا منبع بھی ہے۔

(طلبہ وہاں تصویریں کھینچتے ہیں۔ بارش دوبارہ شروع ہوگئی۔ تمام لوگ بس میں بیٹھ کر آگے روانہ ہوگئے۔)

نعیم : (نقشہ دیکھ کر) میڈم، اب ہم گھاٹ سے اُتر کر کھوپولی کی جانب جارہے ہیں نا؟

معلّمہ : بالکل صحیح ہے! یہ مغربی گھاٹ کا بور گھاٹ ہے۔ اسے 'کھنڈالا گھاٹ' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اب ہم بھارت کے مغربی ساحلی علاقے میں اُترنے والے ہیں۔ اب آپ کو دِکھائی دینے والے درختوں، گھروں اور مٹی کا مشاہدہ کیجیے۔

شفیع : میڈم، گھاٹ میں مختلف قسم کی نباتات کے گھنے جنگلات نظر آرہے ہیں۔ اس میں بڑے پتوں کے درخت زیادہ ہیں۔ ایسے درخت ہم سینہہ گڑھ علاقے میں بھی دیکھ چکے ہیں۔

معلّمہ : یہ ساگوان کے درخت ہیں۔ یہ پورا علاقہ برگ ریز درختوں کا ہے۔ اس جگہ بہت سارے 'وَن رائی' اور 'دیورائی' (جنگلاتی اور درختوں کا جھنڈ) ہیں۔

(گھاٹ پار کرنے کے بعد جنگلات کم گھنے ہوتے جاتے ہیں۔ چاول کے کھیتوں کی زمینیں اور بڑے صنعتی علاقے دِکھائی دینے لگے۔)

نجمہ : میڈم، ہوا میں تبدیلی محسوس ہورہی ہے۔ اب گرمی بھی محسوس ہورہی ہے اور پسینہ بھی آرہا ہے۔

معلّمہ : آپ لوگوں کو ہوا میں تبدیلی کا احساس ہورہا ہے۔ ہوا میں نمی بڑھنے سے پسینہ آتا ہے اور جلد چِپ چِپی ہوجاتی ہے۔ ہم جیسے جیسے سمندر کے قریب جائیں گے ویسے ویسے ہوا میں نمی کا تناسب بڑھے گا۔

نعیم : میڈم، اس حصے میں بارش شروع ہوگئی ہے اور بارش کا تناسب بھی زیادہ ہے۔ اس لیے ایسا ہورہا ہوگا۔

معلّمہ : نعیم کا مشاہدہ بالکل صحیح ہے۔ اس علاقے میں بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے، ساتھ ہی سمندر کی نزدیکی کے سبب ایسا ہوتا ہے۔ بارش کی مقدار زیادہ ہونے کے سبب چاول یہاں کی اہم فصل ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم سمندر کے کنارے پہنچ جائیں گے۔ کیا آپ اس سمندر کا نام بتا سکتے ہیں؟

تمام طلبہ : (ایک آواز میں) بحرِعرب!

معلّمہ : بہت اچھا! علی باغ پہنچنے پر قیام کی جگہ پر جانے سے قبل ہم تلاٹھی کے دفتر میں جائیں گے۔ وہاں آپ اسکول میں تیار کیے گئے سوال نامے کی بنیاد پر معلومات حاصل کریں۔

شکل ۱۸ء۱ : راجماچی پوائنٹ

شکل ۱۹ء۱ : سہیادری کا ایک آبشار

- آپ کے خیال میں کیا علاقوں اور ضروریات کے مطابق گزر بسر کے وسائل میں فرق ہوتا ہے؟
- یہ علاقائی سیر کون سے دنوں میں ہوئی ہوگی، اس کا اندازہ لگایئے۔

شکل ۲۰ء۱ : دیورائی

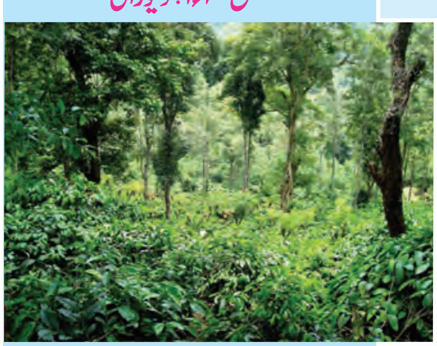

شکل ۲۱ء۱ : وَن رائی

عظمیٰ : ہم اُن سے اطراف کی فصلوں، مٹی کی اقسام، پھل اور دیگر نقدی فصلوں کے متعلق سوالات پوچھیں گے۔ اس کے علاوہ علاقے سے جمع کیا جانے والا ٹیکس، زیرآب پاشی علاقہ، آب گیر علاقہ پروگرام اور دیہی علاقوں کے دیگر پیشوں کے متعلق بھی سوالات پوچھیں گے۔

(دوپہر میں علی باغ پہنچنے پر سب تلاٹھی کے دفتر پہنچے۔ وہاں انھوں نے درج بالا موضوعات کے متعلق معلومات حاصل کی۔)

شکل ۲۲ء۱ : ساگوان کے درخت

معلّمہ : کھانا کھانے کے بعد ہم سمندر کے کنارے جائیں گے۔ آپ میں سے کتنے طلبہ آج پہلی مرتبہ براہِ راست سمندر دیکھنے والے ہیں؟

(تقریباً سب نے ہاتھ اوپر اُٹھایا۔)

عبیرہ : میں تو ابھی سے سمندر کے دم بخود کر دینے والے نظاروں کا تصور کر رہی ہوں کہ وہ کیسا ہوگا؟ وہاں واقعتاً کیا ہوگا؟ کیا صرف پانی ہی ہوگا؟

معلّمہ : سچ کہا عبیرہ! چلو اب ہم ساحلِ سمندر پر چلیں۔ وہاں جانے پر کون سی احتیاط کرنا چاہیے اس کے متعلق واضح ہدایات سبھی کو دی جا چکی ہیں۔ یہاں بھی ہم ایک قلعہ دیکھیں گے۔ اس کا نام 'قلابہ کا قلعہ' ہے۔ اسے 'علی باغ قلعہ' بھی کہتے ہیں۔ اس وقت ہمیں مد و جزر کے اوقات کا دھیان رکھنا ہے کیونکہ یہ قلعہ کنارے سے سمندر میں کچھ فاصلے پر ہے۔ نویں جماعت میں ہم نے سمندری موجوں کا مطالعہ کیا ہے۔ موجوں کے سبب بنی ہوئی کچھ زمینی اشکال بھی یہاں دیکھنے کو ملیں گی۔ کیا آپ کچھ سمندری زمینی اشکال کے نام بتا سکتے ہیں؟

- 'دیورائی' تصور کی وضاحت کیجیے۔

تمام طلبہ : (بیک آواز) ریتیلے ساحل، سمندری غار، ساحلی چبوترے، ریتیلے ستون...

معلّمہ : واہ! بہت اچھے! آپ کو تو بہت کچھ یاد ہے۔

(سب نے ساحلِ سمندر اور قلعے کی سیر کی۔ کچھ طلبہ نے گھوڑا گاڑی نیز گھوڑے کی سواری کا لطف اُٹھایا۔)

شکل ۲۳ء۱ : قلابہ کا قلعہ

- ساحل سمندر پر جاتے وقت کیا احتیاط کرنا چاہیے؟
- مد و جزر کے اوقات سمجھنے کا آسان طریقہ کیا ہے؟

ناہید : میڈم، اس سے قبل دیکھے ہوئے دو قلعوں کے مقابلے میں یہ قلعہ مختلف ہے۔

معلّمہ : صحیح کہا ناہید! کیا آپ ان کے درمیان کا فرق بتا سکتی ہیں؟

ناہید : ہاں میڈم، یہ قلعہ پانی میں تعمیر کیا گیا ہے۔ دیگر دو قلعے زمین پر تھے۔

معلّمہ : یہ قلعہ سمندری موجوں کی جھیج کے سبب وجود میں آئے ہوئے ساحلی چبوترے پر تعمیر کیا گیا ہے۔ پانی سے گھرے ہونے کے سبب ایسے قلعوں کو 'آبی قلعے' کہتے ہیں۔ ماضی میں ساحلِ سمندر کی حفاظت کے لیے ایسے قلعے تعمیر کیے گئے تھے۔ مغربی کنارے پر ایسے کئی قلعے ہیں۔

ناہید : ہاں، میں نے اس سے قبل جنجیرہ اور سندھودرگ نام سنے ہیں۔

معلّمہ : اپنی حاصل کردہ معلومات کی مدد سے بتائیے تو بھلا اس مقام کے پیشے کون کون سے ہیں؟

راحیل : میڈم، یہاں دو پیشے پائے جاتے ہیں؛ ماہی گیری اور زراعت۔

معلّمہ : صحیح ہے راحیل۔ یہ پیشے کس زمرے میں آتے ہیں؟

سیما : میڈم، یہ ابتدائی پیشے ہیں۔

معلّمہ : صحیح ہے۔ ابتدا میں یہاں ماہی گیری کا پیشہ تھا۔ بعد کے زمانے میں اس علاقے میں زراعت بھی کی جانے لگی لیکن ساحل سے دور۔ ساحل سے لگ کر باڑیوں میں ناریل، سپاری، کٹہل، کیلے اور کچھ مسالوں کی اشیا کی کاشتکاری ہوتی ہے۔ یہ باغبانی زراعت ہے۔ اب یہاں سیاحت ایک اہم پیشہ بن گیا ہے۔

(اس کے بعد طلبہ نے ساحل کی ریت پر کھیل کود کا لطف اُٹھایا اور غروبِ آفتاب کے دلکش نظاروں کو کیمروں میں قید کیا۔ غروبِ آفتاب کے بعد تمام افراد قیام کی جگہ پر پہنچے۔ علاقائی سیر کی روداد تحریر کرنے کے لیے کارآمد نکات پر بحث کرکے روزنامچے تیار کیے۔ رات کا کھانا کھا کر انھوں نے آرام کیا۔ دوسرے دن تمام افراد واپسی کے سفر کے لیے روانہ ہوگئے۔)

شکل ۲۴ء۱ : علی باغ ساحلِ سمندر

- علاقائی سیر کے دوران آپ کن چیزوں کی تصاویر لیں گے؟
- علاقائی سیر کے دوران آپ مختلف معلومات کس طرح حاصل کریں گے؟
- علاقائی سیر کی روداد کون سے نکات کی بنیاد پر تیار کریں گے؟

- آپ بھی اپنے اطراف کے علاقے میں ایسی علاقائی سیر کا اہتمام کیجیے۔

مندرجہ بالا سبق علاقائی سیر کا نمونہ ہے۔ اسی علاقائی سیر پر مشتمل سوالات نہ پوچھیں؛ البتہ مشق میں دیے ہوئے علاقائی سیر کی طرز پر سوالات پوچھے جائیں۔

مشق

۱۔ مختصر جواب لکھیے۔

(الف) اپنے علاقائی سیر کی روداد تیار کیجیے۔

(ب) کارخانے کی علاقائی سیر کے لیے سوال نامہ تیار کیجیے۔

(ج) علاقائی سیر کے دوران کچرے کو ٹھکانے لگانے کا انتظام کس طرح کریں گے؟

(د) علاقائی سیر کے لیے آپ کون کون سی اشیا ساتھ لیں گے؟

(ہ) علاقائی سیر کی ضرورت واضح کیجیے۔

ST1QM8

تمہید

دوستو! چھٹی جماعت سے ہی ہم سماجی علوم کے نصاب میں 'جغرافیہ' مضمون کا آزادانہ مطالعہ کررہے ہیں۔ زمین کے چار کروں کے متعلق مختلف تصورات، اعمال اور اجزا سے ہم متعارف ہوچکے ہیں۔ انسانی بستیوں کی ترقی کیسے ہوتی ہے، انسان اپنی گزر بسر کے لیے قدرتی وسائل کا استعمال کس طرح کرتا ہے، خام مال کو زیادہ مفید پکے مال میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے، یہ مصنوعات مقامی اور عالمی منڈیوں میں کس طرح فروخت کے لیے بھیجی جاتی ہیں وغیرہ موضوعات کا مطالعہ بھی ہم نے کیا ہے۔

ماحول میں موجود وسائل کے بے تحاشہ استعمال کے مضر اثرات پر بھی ہم نے غور کیا ہے۔

مضمون جغرافیہ کو مزید بہتر طریقے سے سمجھنے کے لیے ہمیں ذیل کی صلاحیتوں میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔

- مشاہدہ • درجہ بندی • فرق • تقابل • نقشہ خوانی
- قدر پیائی • تجزیہ کاری • نتیجہ اخذ کرنا • اظہارِ رائے
- تنقیدی فکر

ان صلاحیتوں میں مہارت حاصل کرنے کے لیے ہم کو اب تک سیکھے ہوئے جغرافیائی تصورات، اعمال کا استعمال اور کسی علاقے کا مطالعہ کرکے آموزشی ماحصل تک پہنچنا ضروری ہے۔ اس کے ذریعے ہم جغرافیہ کی معلومات اور تصورات کا اطلاق کرسکتے ہیں۔ اس جماعت میں ہم ایسا مطالعہ دوملکوں کے ضمن میں کریں گے۔

اس سال ہم اب تک پڑھے ہوئے مختلف تصوّرات کا اعادہ کرنے جارہے ہیں۔ یہ مطالعہ آپ کو جغرافیہ کا گہرا علم حاصل کرنے اور اس کے اطلاق میں مدد کرے گا اور مختلف قدرتی اور انسانی واقعات کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

جغرافیائی تصورات کا اطلاق کرکے علاقے کا مطالعہ کرنے پر علاقے کے قدرتی حالات کا بہتر علم ہوتا ہے۔ یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ علاقے کے لوگوں نے اردگرد کے ماحول سے کس طرح اپنے آپ کو ہم آہنگ کرلیا ہے۔ وسائل کے بے تحاشہ استعمال سے پیدا ہونے والے مسائل سے واقفیت ہوتی ہے۔ ماحولیات کے تنزل اور اس کی روک تھام کی تدابیر پر غور کرسکتے ہیں۔ واقعات کے رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو اس تبدیلی کے عمل کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور آپ مستقبل میں کیا ہوگا اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ قدرتی حادثات اور آفات کا بخوبی مقابلہ کرسکیں گے۔ اس کے علاوہ علاقائی عدم توازن کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے لیے اس کی وجوہات سمجھنا اور اس پر تدابیر اختیار کرنا ممکن ہوگا۔

۲۔ محلِ وقوع - وسعت

ذیل میں دوملکوں کے پرچم اور کچھ اشاراتی بیانات دیے ہوئے ہیں۔ ان کا استعمال کیجیے۔ اس کی بنیاد پر پہچانیے کہ وہ کون سے ملک ہیں۔ ان میں سے ایک ملک تو آپ بآسانی پہچان لیں گے اور دوسرا ملک بھی آپ پہچان لیں گے۔

اشاراتی بیانات

- عالمی آبادی میں دوسرے مقام کا ملک ہے۔
- گرم مسالوں کے لیے یہ ملک دنیا بھر میں مشہور ہے۔
- کرکٹ کھیل اس ملک میں مقبول ہے۔

- رقص کی ایک قسم 'سامبا' کے لیے یہ ملک مشہور ہے۔
- اس ملک کو 'عالمی کافی کا پیالہ' کہتے ہیں۔
- اس ملک میں فٹ بال کھیل بہت مقبول ہے۔

ملک کا نام - جمہوریہ بھارت
دارالحکومت کا نام - نئی دلّی
محل وقوع، وسعت اور سرحد -

بھارت شمالی و مشرقی نصف کرے میں واقع ہے۔ یہ ملک براعظم ایشیا کے جنوبی حصے میں واقع ہے۔

شکل ۱ء۲ کی مدد سے بھارت کی زمینی وسعت تلاش کیجیے اور درجات کی قیمت خالی جگہوں میں لکھیے۔ '۴ ° ....شمالی سے '۶ ° ....شمالی عرض البلد اور '۷ ° .... مشرقی سے '۲۵ ° ....مشرقی طول البلد ہے۔

بھارت کے جنوبی سمت کا انتہائی سرا اِندرا پوائنٹ ہے۔ وہ '۴۵ °۶ شمالی عرض البلد پر ہے۔

نقشے سے دوستی

شکل ۱ء۲ : بھارت

شکل ۱ء۲ کا مشاہدہ کرکے بھارت کے پڑوسی ممالک اور سرحد پر واقع آبی حصوں کے نام جدول کی مدد سے بیاض میں لکھیے۔

سمت	پڑوسی ممالک/ بحر/ بحرِاعظم
مشرق	
شمال	
مغرب	
جنوب	

ملک کا نام - وفاقی جمہوریہ برازیل

دارالحکومت کا نام - براسیلیا

محلِ وقوع، وسعت اور سرحد -

کرۂ زمین پر برازیل کا کچھ حصہ شمالی نصف کرے اور بیشتر حصہ جنوبی نصف کرے میں واقع ہے۔ اس ملک کا محلِ وقوع مغربی نصف کرے میں براعظم جنوبی امریکہ کے شمالی حصے میں ہے۔

شکل ۲ء۲ کی مدد سے اس ملک کی زمینی وسعت تلاش کیجیے اور درجات کی قیمت خالی جگہوں میں لکھیے۔ '۱۵ °.........شمالی سے '۴۵ °.........جنوبی عرض البلد اور '۴۷ °.......مغربی سے '۴۸ °.......مغربی طول البلد۔

شکل ۲ء۲ کا مشاہدہ کیجیے۔ برازیل کے پڑوسی ممالک اور بحرِاعظم تلاش کیجیے۔ برازیل کے حوالے سے ان ممالک اور بحرِاعظم کے نام مناسب جگہ پر ذیل کی جدول کے مطابق بیاض میں لکھیے۔

سمت	پڑوسی ممالک/ بحرِاعظم
مشرق	
شمال	
مغرب	
جنوب	

نقشے سے دوستی

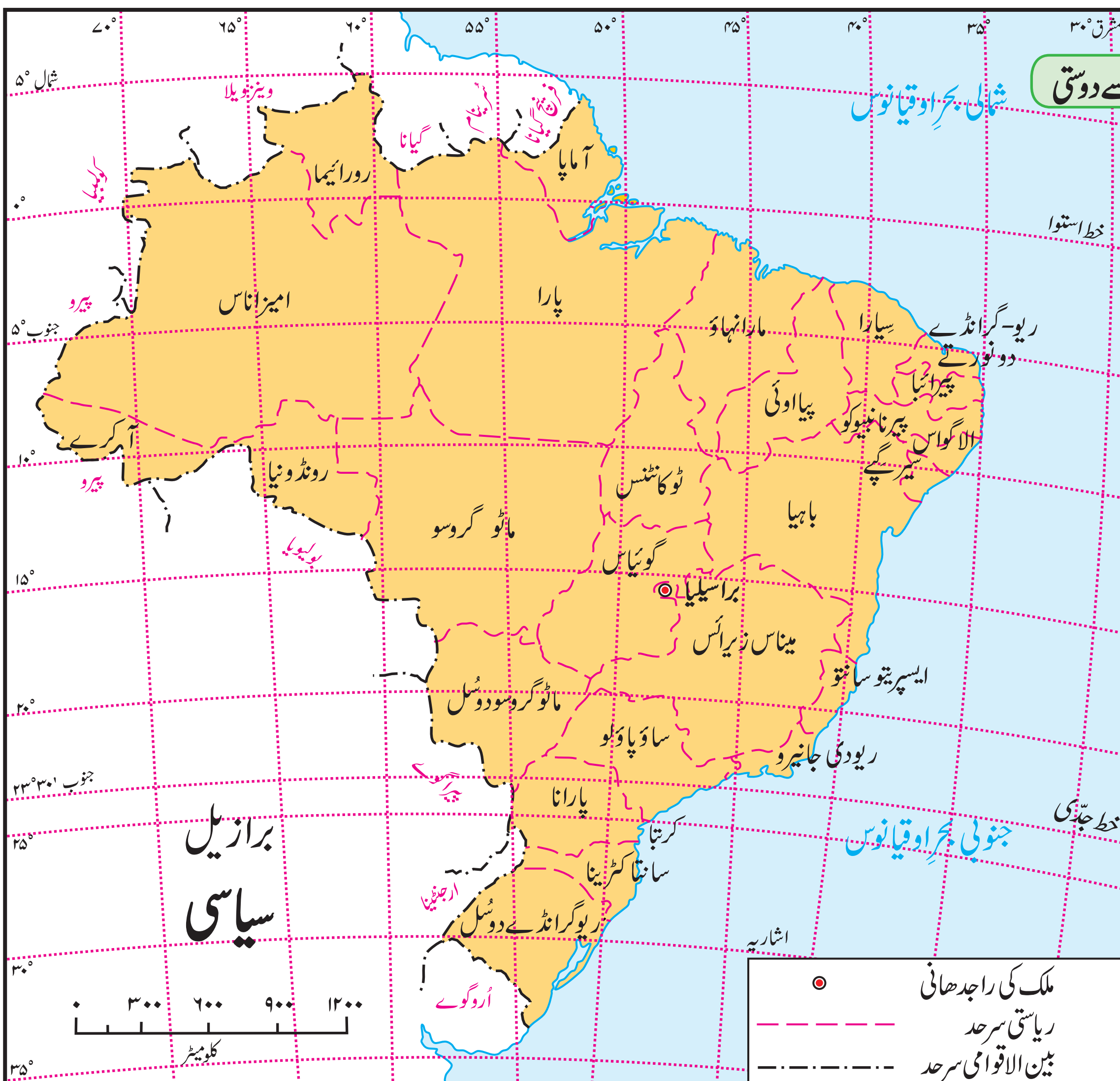

شکل ۲ء۲ : برازیل

بھارت کا تاریخی پس منظر :

بھارت تقریباً ڈیڑھ صدی تک برطانیہ کے زیرِ اقتدار رہا۔ ۱۹۴۷ء میں بھارت کو آزادی ملی۔ آزادی کے بعد کے دور میں پہلے بیس سال میں تین جنگیں لڑنے، مختلف حصوں میں خشک سالی کا سامنا کرنے جیسے کئی مسائل ہونے کے باوجود بھارت دنیا کا ایک اہم ترقی پذیر ملک ہے۔ آج بھارت بھی ایک اہم عالمی منڈی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ۱۹۹۱ء میں از سرِ نو معاشی ساخت کے مختلف مرحلوں پر کی گئی معاشی اصلاحات کی وجہ سے بھارت کی معاشی ترقی میں تیزی آئی ہے۔

بھارت کی آبادی میں نوجوانوں کا تناسب زیادہ ہے۔ یہ کام کرنے والی آبادی کا گروپ ہونے کے سبب بھارت کو ایک نوجوان ملک کے طور پر جانا جاتا ہے۔

برازیل کا تاریخی پس منظر :

تین صدی سے زائد عرصے تک ملک برازیل پرتگالیوں کے زیرِ اقتدار تھا۔ ۱۸۲۲ء میں برازیل کو آزادی حاصل ہوئی۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۸۵ء تک نصف صدی سے زائد عرصے تک اس ملک پر مقبولِ عام فوجی حکومت تھی۔

بیسویں صدی کے آخری دور میں عالمی کساد بازاری کو اس ملک نے مات دی ہے۔ یہ دنیا کی معاشی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرنے والا اور مستقبل کی ایک اہم منڈی کے طور پر دیکھا جانے والا ملک ہے۔

شکل ۲ء۳ میں درج ذیل عوامل کی نشان دہی کیجیے۔

- تمام براعظموں اور بحرِ اعظموں کے نام لکھیے۔
- برازیل اور بھارت کو مختلف رنگوں سے رنگیے اور نام لکھیے۔
- نقشے پر خطِ استوا دکھائیے اور اس کی درجاتی قیمت لکھیے۔
- سمت نما دکھائیے۔

دونوں کے مختلف رنگ

آپ کے مطالعہ کردہ ممالک کے تعلق سے ذیل کے سوالوں کے جواب تلاش کیجیے اور لکھیے۔

- دنیا کے نقشے میں آپ کے رنگے ہوئے ملکوں میں سے کون سا ملک رقبے کے اعتبار سے بڑا ہے؟
- کس ملک کی عرض البلدی وسعت زیادہ ہے؟
- بتائیے کہ برازیل اور بھارت کے محلِ وقوع، براعظم کے لحاظ سے کس طرح مختلف ہیں۔
- ہر ایک ملک میں کتنی ریاستیں ہیں؟
- اپنی بیاض میں ان ملکوں کے پرچم کی تصویریں بنائیے۔
- دونوں ممالک کے نشانِ امتیاز کی معلومات حاصل کیجیے۔

نقشے سے دوستی

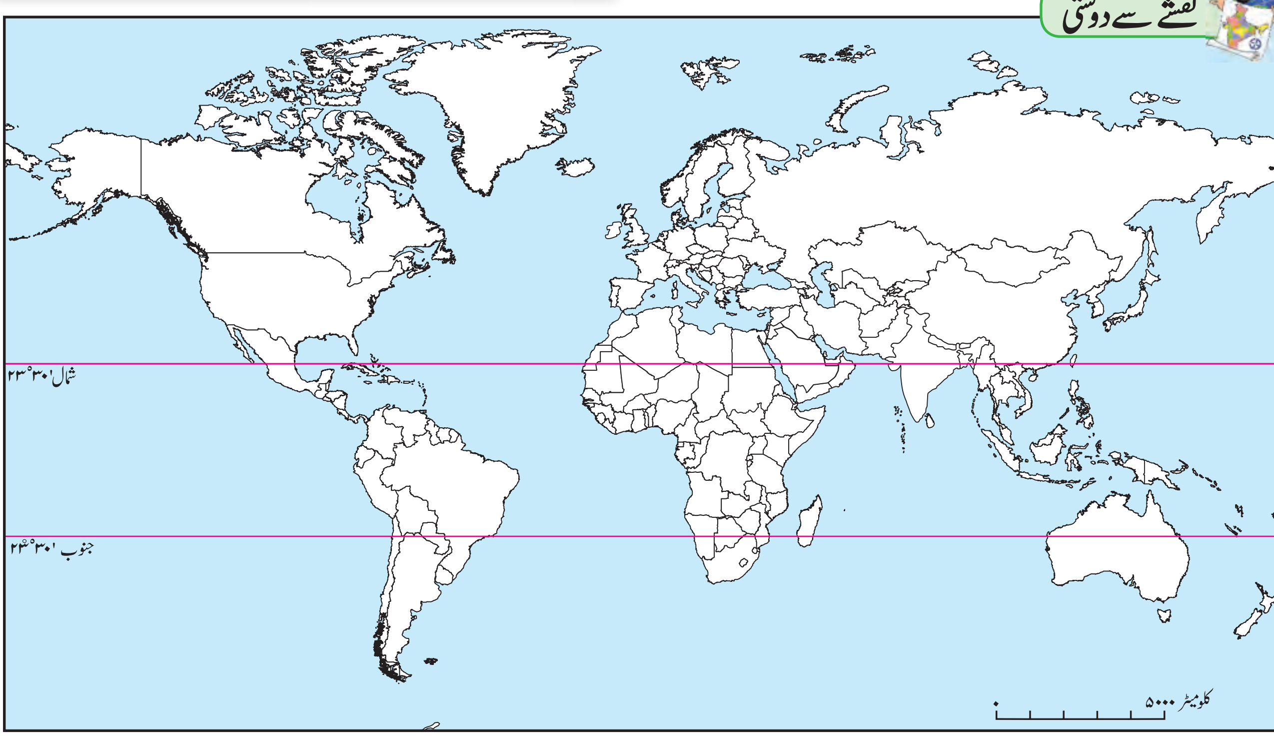

شکل ۲ء۳ : دنیا کا خاکہ

کیا آپ یہ کر سکتے ہیں؟

☜ بھارت اور برازیل ان دونوں ممالک کے مابعد آزادی کے زمانے کا فرق معلوم کیجیے۔

☜ جس غیر ملکی حکومت کا برازیل پر اقتدار تھا اس حکومت کا اقتدار بھارت میں کہاں کہاں تھا؟ وہ علاقہ اس اقتدار سے کب آزاد ہوا، معلوم کیجیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- ہم اپنا یومِ آزادی ۱۵؍ اگست کو مناتے ہیں جبکہ برازیل کا یومِ آزادی ۷؍ستمبر ہے۔
- بھارت میں پارلیمانی جمہوری نظامِ حکومت ہے جبکہ برازیل میں صدارتی جمہوری نظامِ حکومت ہے۔
- برازیل کا نام وہاں کے مقامی درخت 'پاؤ براسیل' کے نام پر رکھا گیا ہے۔

مشق

۱۔ ذیل کے بیانات صحیح ہیں یا غلط، لکھیے۔ غلط بیان درست کر کے لکھیے۔

(الف) برازیل صرف جنوبی نصف کرے میں ہے۔

(ب) بھارت کے وسط سے خطِ جدی گزرتا ہے۔

(ج) برازیل کی طول البلدی وسعت بھارت کے مقابلے میں کم ہے۔

(د) برازیل کے شمالی حصے سے خطِ استوا گزرتا ہے۔

(ہ) برازیل کو بحرِ اوقیانوس کا ساحل میسر ہے۔

(و) بھارت کے جنوب مشرق میں پاکستان ملک ہے۔

(ز) بھارت کے جنوبی زمینی حصے کو جزیرہ نما کہتے ہیں۔

۲۔ مختصر جواب لکھیے۔

(الف) آزادی کے بعد کے دَور میں بھارت اور برازیل دونوں ملکوں کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑا؟

(ب) بھارت اور برازیل اپنے اپنے محلِ وقوع کے لحاظ سے کن باتوں میں مختلف ہیں؟

(ج) بھارت اور برازیل کی عرض البلدی اور طول البلدی وسعت بتائیے۔

۳۔ صحیح متبادل چن کر جملے لکھیے۔

(الف) بھارت کا انتہائی جنوبی سرا ....نام سے جانا جاتا ہے۔

(i) لکش دویپ (ii) کنیا کماری

(iii) اِندرا پوائنٹ (iv) پورٹ بلیئر

(ب) جنوبی براعظم امریکہ کے یہ دو ممالک کی سرحدیں برازیل سے نہیں ملتیں۔

(i) چلی - اِکویڈور

(ii) ارجنٹینا - بولیویا

(iii) کولمبیا - فرنچ گیانا

(iv) سُری نام - اُروگوے

(ج) بھارت اور برازیل ممالک میں نظامِ حکومت..........قسم کا ہے۔

(i) فوجی (ii) اشتراکی

(iii) جمہوری (iv) صدارتی

(د) برازیل کے ساحلی حصے کو ذیل کی کون سی شکل صحیح طور پر ظاہر کرتی ہے؟

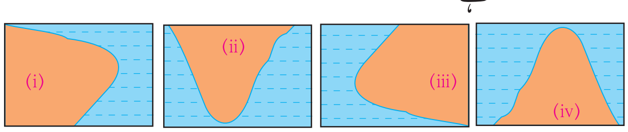

(ہ) بھارت کے ساحلی حصے کو ذیل کی کون سی شکل صحیح طور پر ظاہر کرتی ہے؟

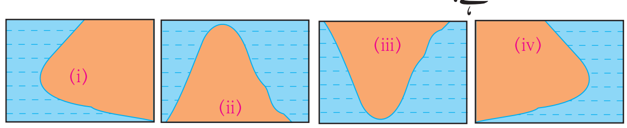

(و) نصف کرے کے اعتبار سے ذیل کے متبادل میں سے بھارت کس نصف کرے میں ہے؟

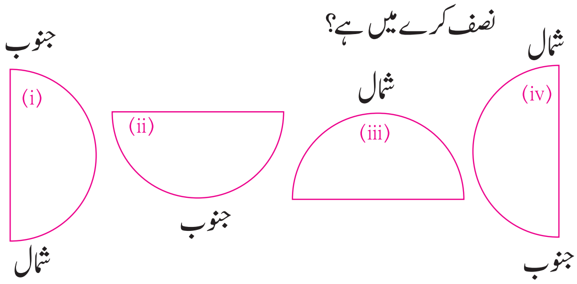

(ز) نصف کرے کے اعتبار سے ذیل کے متبادل میں سے برازیل کس نصف کرے میں واقع ہے؟